تفریح وسیاحت کے احکام اور شرعی ضوابط

بیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۹ ربیع الاول-۱/ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق ۵-۷/مارچ ۲۰۱۱ء، جامع العلوم الفرقانیہ رامپور، یوپی

۱- فلم سازی، کارٹون اور ڈرامہ:

۱- غیر ذی روح اشیاء مثلاً تاریخی مقامات اور قدرتی مناظر کی عکس بندی جائز ہے۔

۲- تفریحی مقاصد کے لئے ذی روح کی عکس بندی جائز نہیں ہے۔

۳- تعلیمی، اصلاحی اور دعوتی مقاصد کے لئے عکس بندی اور اس سے استفادہ کی گنجائش ہے؛ خواہ اس میں ضمناً ذی روح کا عکس آ گیا ہو۔

۴- ایسی عکس بندی جن میں کسی عورت کی تصویر ہو یا انبیاء وصحابہ کی تمثیل ہو یا دیگر کوئی شرعی منکر ہو، بنانا اور ان کو دیکھنا جائز نہیں ہے۔

۵- ایسے کارٹون جن میں خدوخال واضح ہوں وہ تصویر میں شمار ہو کر ناجائز ہیں۔

۶- ایسے کارٹون بنانا جس سے کسی کی اہانت مقصود ہو جائز نہیں ہے؛ اگر چہ اس میں خدوخال واضح نہ ہوں۔

۷- ایسے کارٹون جو عریانیت پر مشتمل ہوں یا برائی کی ترغیب دے رہے ہوں وہ بھی جائز نہیں ہیں۔

۸- تربیتی مقصد سے بچوں کے لئے ایسے کارٹون بنانا جن میں خدوخال واضح نہ ہوں اور بچوں کے لئے نفسیاتی، اخلاقی اور لسانی نقطۂ نظر سے مفید ہوں جائز ہے۔

۹- کارٹون سازی کی جو شکلیں جائز ہیں ان کو ذریعہ آمدنی بنانے اور اس مقصد کے لئے ملازمت کرنے کی گنجائش ہے۔

۱۰- اچھے کاموں کی ترغیب اور معاشرہ کے مفاسد پر تنقید کے لئے مکالمات اسٹیج کئے جاسکتے ہیں؛ بشرطیکہ اس میں موسیقی یا کسی کی کردارکشی یا مردوزن کا اختلاط یا انبیاء وملائکہ اور صحابہ کی تمثیل نہ ہو، نیز غیر شرعی اور غیر اخلاقی امور سے پاک ہو۔

۲- مزاح:

الف- مزاح جائز ہے؛ بشرطیکہ وہ جھوٹ، فحش نیز استہزاء وایذا رسانی پر مشتمل نہ ہو۔

ب- ایسے مزاحیہ پروگرام یا مزاحیہ مشاعرے جن سے دینی یا دنیوی مصالح متاثر ہوں، جائز نہیں ہیں۔

ج- لطیفہ گوئی یا مزاح نویسی کو ذریعہ معاش بنالینا مناسب نہیں ہے۔

د- ایسے پروگرام جن کا مقصد صرف ہنسنا ہنسانا ہو شریعت کے مزاج کے خلاف ہیں؛ البتہ بغرض علاج اس کی گنجائش ہے۔

۳- سیاحت:

الف- اسراف سے بچتے ہوئے تفریحی مقصد کے لیے ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک ملک سے دوسرے ملک کا سفر کرنا جائز ہے۔

ب- ایسے مقامات جہاں جان یا عزت وآبرو کا تحفظ خطرے میں ہو، وہاں نہ خود جانا درست ہے اور نہ اہل وعیال کو ساتھ لے جانا درست ہے۔

ج- تفریح کے لیے ایسی جگہوں میں جانا جہاں غیر شرعی امور کا غلبہ ہو جائز نہیں ہے، اور ایسے مقامات پر جانے والوں کو سواری کرائے پر دینے یا اشیاء خورد ونوش فروخت کرنے کے لئے دکان لگانے کی گنجائش ہے۔

د- جائز مقاصد کے لیے ٹراویلس کمپنیوں کا قیام درست ہے۔

ھ- سیاحت کا تعلق مذہبی، تہذیبی اور ثقافتی رشتوں کو مضبوط کرنے، اپنے گزرے ہوئے لوگوں کے کارناموں کو اجاگر کرنے اور مذہبی وقومی تاریخ سے روشناس کرانے سے ہے، اس لئے جو مسلمان اس پیشہ سے جڑے ہوئے ہیں، ان سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے لئے اسلامی نقطۂ نظر سے ان مقاصد کو پورا کرنے والے پیکیج تیار کریں؛ تاکہ مسلمان نوجوانوں کو بے راہ روی اور احساس کمتری سے بچایا جاسکے اور غیر مسلم بھائیوں کے سامنے بھی مسلمانوں کی صحیح تصویر آسکے۔

۴- کھیل کود:

الف- ایسے کھیل جو انسان کے وسیع تر مفاد میں ہوں، جن سے جسمانی قوت، چستی ونشاط کی بحالی میں مدد ملتی ہو جائز ہیں؛ بشرطیکہ وہ منکرات سے خالی ہوں۔ دینی یا دنیوی حقوق وفرائض سے غفلت یا کسی بھی جاندار کی اذیت کا باعث نہ ہوں۔

ب- عام حالات میں شریعت نے مرد وعورت کی ستر پوشی کے لیے جو اصول مقرر کیے ہیں، کھلاڑیوں کے لیے بھی ان کی پابندی ضروری ہے۔

ج- جن کھیلوں کے بارے میں احادیث میں ترغیب آئی ہے وہ مستحب ہیں، ان کے علاوہ مروجہ کھیلوں میں جو مذکورہ بالا اصول کے مطابق ہوں وہ جائز ہیں۔

د- کھیل کی ہار جیت میں پیسے کی شرط اگر یک طرفہ ہو یا کسی تیسرے فریق کی جانب سے ہو تو جائز ہے، اور اگر شرط جانبین سے ہو تو ناجائز ہے۔

ھ- وقت انسانی زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے، لہٰذا از روئے شرع کوئی بھی ایسا کھیل کراہت سے خالی نہیں ہوگا جو اپنے طریقے اور لباس کے اعتبار سے تو محرمات پر مشتمل نہ ہو لیکن اس میں کھیلنے یا دیکھنے والوں کا کافی وقت ضائع ہوتا ہو۔

و- جو کھیل جائز ہیں انہیں دیکھنے اور ان کے لیے ٹکٹ خریدنے کی گنجائش ہے۔

ز- جو لوگ کھیل میں شریک نہیں ہیں لیکن کسی فریق یا فرد کے جیتنے پر آپس میں پیسوں کی بازی لگائیں تو یہ بھی قمار میں داخل ہے اور حرام ہے۔

ح- کھیل کی ایک وقتی تفریح کی حد تک تو گنجائش ہے، مگر اس کو زندگی کا مقصد بنا لینا جائز نہیں ہے۔

ط- تعلیم وکسب معاش کی جائز سرگرمیوں کو چھوڑ کر اپنے آپ کو کھیل کے لئے وقف کر دینا مناسب نہیں ہے۔

☆☆☆